فون نمبر ۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5254

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۶ صلح ۱۳۴۰ ہش | ۲۶ جنوری ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۵ جنوری بوقت ½ ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو زکام اور حرارت کی تکلیف رہی۔ دوپہر کے وقت بخار ۱۰۰ درجہ تک ہو گیا۔ شام کو ۹۹ درجہ تھا۔ رات نیند نسبتاً بہتر آگئی۔ اب وقت بھی نزلہ و کھانسی کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

میرے دورہ مغربی جرمنی کا مقصد توقع سے زیادہ پورا ہوا ہے

جرمن حکومت اور عوام کا ردّ عمل بہت حوصلہ افزا ہے۔ صدر ایوب کا بیان

برلن ۱۵ جنوری۔ صدر محمد ایوب خان نے کل رات یہاں کہا کہ مغربی جرمنی میں میرے دورے کا مقصد توقع سے زیادہ پورا ہوا ہے اور پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے امداد کی اپیل پر جرمن حکومت اور عوام کا جواب بڑا حوصلہ افزا ہے۔ مغربی جرمنی کے ٹیلی ویژن پر کل رات صدر ایوب کا ایک ریکارڈ کیا ہوا انٹرویو نشر کیا گیا۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے مغربی جرمنی کے دورے کی دعوت دو مقاصد کے پیش نظر قبول کی تھی۔

دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کو بہتر بنانا اور پاکستان کے دوسرے منصوبے کے لئے امداد حاصل کرنا۔ صدر نے کہا کہ مجھے ان دونوں مقاصد میں کامیابی ہوئی ہے۔ جرمن حکومت اور صنعت کاروں نے پاکستان کی اقتصادی تعمیر نو اور صنعت کاری کے بہت بڑے کام میں امداد کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ آپ نے کہا کہ بات چیت بڑی دوستانہ فضا میں ہوئی اور ہم نے کسی تمہید کے بغیر اصل بات چیت شروع کر دی۔

پاکستان کے نئے آئین کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر نے کہا کہ ایک ترقی پذیر ملک کے لئے پہلی ضرورت یہ ہے کہ اس کا آئین ایسا ہو کہ وہ استحکام کی ضمانت دے سکے۔ اور اس میں انتظامیہ اور پارلیمنٹ کے دائرہ اختیار کی اسی طرح وضاحت کی جائے کہ انتظامی مشینری درہم برہم نہ ہونے پائے۔ انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ برطانوی طرز کی پارلیمانی جمہوریت ناکام ہونے کے بعد صدارتی طرز حکومت استحکام کی ضمانت دے سکتی ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کا آئین کمیشن چند مہینوں میں اپنا کام مکمل کرے گا اور ہمیں امید ہے کہ اس سال کے آخر تک نیا آئین نافذ کر دیا جائے گا

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے صدر ایوب خان نے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کی کامیابی اور ان سے متعلق عوام کے جوش و خروش کو دیکھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ آئندہ صدر اور پارلیمنٹ کا انتخاب کرنے کے لئے وہ بہترین انتخابی ادارہ (الیکٹورل کالج) ثابت ہوں گی۔ جو لوگ بنیادی جمہوری اداروں کے لئے منتخب کئے گئے وہ بڑے وسیع النظر ہوں گے۔ کیونکہ جمہوریت کی شکل محض ایک بالائی ڈھانچے کی نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کی جڑیں عوام میں ہوں گی۔

ورسک منصوبے کے چار جنریٹروں کا افتتاح

پشاور ۲۵ جنوری۔ آئندہ جمعہ کو ٹھیک سوا چار بجے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کثیر المقاصد ورسک منصوبے کے چار جنریٹروں کا افتتاح کریں گے رسمی طور پر ان جنریٹروں کا سوئچ آن کرنے کے بعد صدر افتتاحی تقریر کریں گے

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

ربوہ ۲۵ جنوری حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تا حال ناساز رہی ہے نقرس کی تکلیف بدستور چل رہی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے

— دعا کی تحریک —

ربوہ ۲۵ جنوری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی طبیعت گردے کی تکلیف کے باعث تا حال ناساز ہے۔ ابھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس اس سال ۲۴-۲۵ اور ۲۶ امان ۱۳۴۰ ہش مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار تعلیم الاسلام کالج ہال ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کر کے جلد اطلاعات بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

کیا آپ کا وعدہ منظور کر لیا گیا ہے؟

دفتر ہذا کی طرف سے مجاہدین تحریک جدید کے مالی قربانیوں کے وعدے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا و منظوری پیش کر کے حضور کی منظوری سے متعلقہ احباب کو اطلاع کر دی جاتی ہے۔ جملہ مجاہدین تسلی فرمالیں کہ ان کا وعدہ مرکز میں پہنچ کر منظور ہو چکا ہے یا نہیں کیونکہ وعدوں کی

آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۶۱ء ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جنوری ۶۱ء

انفاق اسلام کی بنیادی نیکیوں میں سے ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز ہی میں اسلامی اخلاق کی بنیادوں کا ذکر نہایت وضاحت سے فرما دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون اولئک علیٰ ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون

ترجمہ:- یہ وہی کتاب ہے جس میں شک نہیں کہ متقیوں کے لئے اس میں ہدایت ہے وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے رزق دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو (اے ہمارے رسول) تجھ پر نازل کیا گیا ہے اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی ہیں جو فلاح یافتہ ہیں۔

ان مختصر مگر صاف الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کا خلاصہ بیان فرما دیا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی ایمان لانے کا ذکر آیا ہے وہاں اعمال صالح بجا لانے کا بھی ذکر آتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ صحیح ایمان بھی پیدا کرے اور صحیح اور نیک اعمال بھی بجا لائے۔ اسی وقت وہ مکمل طور پر مسلمان بن سکتا ہے بحیثیت ایک مسلمان کے اسلام میں بغیر اعمال صالح کے ایمان کچھ حیثیت نہیں رکھتا اور نہ بغیر ایمان کے اعمال صالح کوئی وقعت رکھتے ہیں پورا مسلمان بننے کے لئے دونوں چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ الغرض اسلام کی ہدایت اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب ایمان اور اعمال صالح اکٹھے ہوں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اعمال صالح کو دو شقوں میں تقسیم فرمایا ہے ایک تو وہ نیک اعمال ہیں جو انسان کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑتے ہیں اسکو اللہ تعالیٰ نے یقیمون الصلوٰۃ کے نپے تلے الفاظ میں بیان فرمایا ہے یعنی جن اعمال سے ہم حقوق اللہ اور فرائض عبدیت ادا کرتے ہیں سب اس عنوان کے تلے آتے ہیں۔ دوسرے نیک اعمال وہ ہیں جن سے ہم عباد اللہ کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ اسکو اللہ تعالیٰ نے مما رزقناھم ینفقون کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اس طرح معلوم ہوا کہ انفاق ان بنیادی نیکیوں میں سے ہے جن کے بغیر ایک مسلمان نامکمل رہتا ہے خواہ کوئی انسان دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو۔ قائم اللیل اور صائم الدہر ہو پھر بھی وہ اس وقت تک پورا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے ہم جنسوں کے متعلق بالکل بے پرواہ ہو اور ان کے بھلے کے لئے اپنا مال اور اپنا وقت صرف نہ کرے۔ اس لئے جہاں تک اعمال صالح کا تعلق ہے جن کا ایمان کامل کے ساتھ انسان میں ہونا ضروری ہے تاکہ وہ متقی کہلا سکے۔ ان اعمال صالح کا ایک نہایت اہم جزو وہ ہے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی انسان انسان کے کام آئے اسکی مصیبت میں اس کا یارو مددگار ہو۔ اگر کوئی بھائی مفلس ہے تو اسکی روپیہ پیسہ سے مدد کرے۔ اگر اس کو کسی اور امداد کی ضرورت ہے تو آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لے۔

ثابت ہوا کہ بنی نوع انسان سے ہمدردی ایک مسلمان کی زندگی کے پروگرام میں نہایت اہم دخل رکھتی ہے۔ اور اگر وہ واقعی مسلمان ہے تو مصیبت زدگان کی امداد پر اس کو ابھارنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے احکام سے مطلع کر دیا جائے ایک مسلمان کو انفاق کے لئے ابھارنے کیلئے ایسی باتوں کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ مثلاً یورپ میں کیا جاتا ہے کہ ناچ وغیرہ کرائے جاتے ہیں اور اس کی آمدنی مصیبت زدگان کے لئے اور خیراتی کاموں میں صرف کی جاتی ہے۔

افسوس ہے کہ یورپ کی دیکھا دیکھی ہمارے ملک میں بھی اب ایسے طریقے رائج ہوتے جا رہے ہیں ایک حد تک تو خیر اس لئے کہ لوگوں کو انفاق کا شوق نہیں رہا ایسے طریقے اگر وہ اسلامی اخلاق کے منافی نہ ہوں جائز سمجھے بھی جا سکتے ہیں حالانکہ ایسے طریقے بھی اسی وقت جائز ہیں جب اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق کافی مدد بہم نہ پہنچ سکی ہو۔ مگر مسلمانوں میں غیر اخلاقی اور ممنوع قسم کے تماشے اور ناچ وغیرہ کے ذریعہ مصیبت زدگان کے لئے امداد کا روپیہ اکٹھا کرنا نہ صرف ایک مسلمان کی شان کے شایاں نہیں بلکہ نہایت مکروہ ہے اسی ضمن میں ذیل میں ہم معزز معاصر ہفت روزہ چٹان سے ایک اداریہ کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں جس سے صحیح صورت حال واضح ہوتی ہے:-

"ہمیں جس چیز نے صحبت امروزہ میں قلم اٹھانے پر آمادہ کیا ہے وہ اسی فصل کی ایک شاخ ہے یعنی پچھلے کئی برس سے ہر قومی ابتلاء کے مواقع پر رقص و سرود کا اہتمام ہمارا اعانتی شیوہ ہو گیا ہے جب کوئی سیلاب آتا ہے یا کسی جگہ گرسنگی راہ نکالتی ہے یا اس قسم کے کچھ اور فلاکم پیدا ہوتے ہیں یا پھر ریڈ کراس وغیرہ کے لئے چندہ جمع کرنا ہوتا ہے تو ہم میں سے بعض مخلصین ومحبتین، رقص و سرود کی غرض سے ورائٹی شو کا انتظام کرتے اور لوگوں سے بڑھ چڑھ کر اپیلیں کی جاتی ہیں کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے جوق در جوق شریک ہوں۔ یہ سراسر انگریزی عہدہ کا چربہ ہے۔ ان کے عہد میں اس قسم کے تماشے ہوتے تھے ہم یہاں کسی بحث کی فضا پیدا کرنا نہیں چاہتے، اور نہ کسی طرف ہمارا روئے سخن ہے — مختصر سا سوال ہے کہ وہ قوم مسلمان کہلانے کی حقدار ہے جو اپنے ہی ملک کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے نہ تو اللہ تعالیٰ اور رسول کے فرمودات پر عمل کرتی ہے اور نہ اسکو اپنے نظام مذہب کی اخوت و مساوات کا احساس ہے۔ اسکی رگ اعانت اسی صورت میں پھڑکائی جا سکتی ہے کہ اسکے سامنے طائفے مجرا کریں — اور وہ ان کے رقص و سرود کے چشمہ سے پیاس بجھا کر آمادہ امداد ہو — خدا سے ڈرانے والی قومیں ایسا نہیں کرتیں، جس قوم کے عقیدے کا طغرائے امتیاز یہ ہو کہ دولت اللہ کی دین ہے مسلمان اسکو صرف امین کی حیثیت سے خرچ کر سکتا ہے۔ اور اسکے عیش و آرام اور اسکی دولت و طاقت میں ہر مسلمان برابر کا شریک ہے اس قوم کے فرزند اگر جسمانی عیش کے ناٹک رچا کر امدادی روپیہ فراہم کرتے ہیں تو یہ مشیت خداوندی کے خلاف سنگدلانہ مذاق ہے اور بس۔

ہمیں اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیئے کہ ہمارے نفس کے اطمینان کی یہی راہیں باقی رہ گئی ہیں۔ اور ہم خواتین کو نچوا کر ہی اپنے اُن ابتلا زدہ بھائیوں کی مدد کر سکتے ہیں جنکی مصیبت میں خود ہمارے لئے عبرت کے بہت سے ورق مضمر ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار"

ایک مسلمان کے لئے واقعی یہ کتنا المناک ہے کہ وہ حقوق العباد کی نیکی کو جو مسلمان کی بنیادی نیکی ہے جس کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہو سکتا اس طرح برباد کیا جائے۔ اور صرف مصیبت زدگان یا اور قومی اور ملی کاموں کے لئے بغیر منا ہیات کے ارتکاب کے انفاق نہ کریں اس سے ظاہر ہے کہ آج کا مسلمان اسلام سے کس قدر دور جا پڑا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت دن رات اس طرح کرتے رہو کہ اپنی اور بال بچوں کی پرورش کے خیال کو ہی دل سے نکال دو۔ بلکہ وہ تو کہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اپنی قابلیت سے روپیہ کماؤ اور اپنی ضروریات کے لئے رکھ کر باقی تمام روپیہ غریبوں اور مفلسوں اور مصیبت زدوں کے لئے دیدو یہ تو ایک مسلمان کا کام ہے۔ لیکن اسلام یہ کبھی نہیں کہتا کہ پہلے تو ممنوعات سے حظ اٹھاؤ۔ اور پھر مصیبت زدگان کی مدد کرو۔ یہ نیکی قطعاً نیکی نہیں ہے بلکہ پرلے درجہ کی نفسانیت ہے جس کو مٹانے کیلئے اسلام آیا ہے۔ اگر ایک مسلمان دس ہزار روپیہ بھی اس طرح دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس نے نہ صرف اس ثواب کو ضائع کیا ہے جو انفاق کے ساتھ وابستہ ہے بلکہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

قافلہ قادیان کی روئداد سفر

دیارِ حبیب میں تین روز

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

۴

حضرت مولوی فخر الدین صاحب کی نماز جنازہ اور تدفین

مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا سے قبل حسب اعلان تمام دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت مولوی فخر الدین صاحب پنشنر مرحوم و مغفور والد ماجد مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زودنویسی) کا جنازہ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھا۔ اور پاکستان اور ہندوستان کے مختلف مقامات سے تشریف لانے والے سینکڑوں زائرین نے اس میں شرکت کی۔ اس کے بعد نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔

محترم مولوی فخر الدین صاحب مرحوم ایک قدیم اور مخلص صحابی تھے۔ جنہوں نے ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ مارچ ۱۹۳۲ء میں آپ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو کر قادیان میں چند ماہ آنریری طور پر پرسنل اسسٹنٹ ناظر دعوۃ و تبلیغ کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد تین سال تک آپ نے پرسنل اسسٹنٹ ناظر بیت المال کے طور پر کام کیا۔ ۱۹۳۴ء کے آخر میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا اجرا فرمایا تو حضور نے آپکو سیکرٹری امانت مقرر کر دیا۔ اسی دوران میں جب ۱۹۳۶ء میں حضور کے سابق مختار عام حضرت شیخ نور احمد صاحب کا انتقال ہوا تو حضور نے ان کی جگہ حضرت مولوی صاحب کو اپنا مختار عام بھی بنا دیا۔ اور آپ اپنی وفات تک ان تمام فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ محترم مولوی صاحب کا نومبر ۱۹۴۲ء میں انتقال ہوا تھا۔ اور آپکو امانتاً عام قبرستان میں تابوت میں دفن کیا گیا تھا اب آپکی نعش حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اجازت سے قادیان سے بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعۂ خاص میں منتقل کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ اور آپ کے درجات کو بلند کرے۔

سفر کی تیاریاں

نماز جنازہ اور مقبرہ بہشتی میں اجتماعی دعا کے بعد زائرین قافلہ نے سفر کی تیاریاں شروع کر دیں۔ سامان پر اپنے اپنے نام اور نمبروں کی چٹیں لگانے کے بعد اسے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں پہنچا دیا گیا۔ یہاں سے یہ سامان گڈوں کے ذریعہ بحفاظت سٹیشن پر پہنچ گیا۔ زائرین قافلہ اور انہیں الوداع کہنے والے دوست کثیر تعداد میں پیدل یا تانگوں کے ذریعہ سٹیشن پر پہونچنے لگے۔ اس امر کا احساس بشدت ہو رہا تھا کہ اب کے قافلہ کو قادیان کی مقدس فضا میں بہت کم وقت گزارنے کا موقعہ ملا جس دن رات کو قافلہ قادیان پہنچا اس سے اگلے دن جلسہ شروع ہو گیا۔ اور جلسہ ختم ہونے کے معاً بعد روانہ ہو جانا پڑا۔ گویا جلسہ کے ایام کے علاوہ ایک دن بھی ایسا نہ ملا۔ جبکہ زائرین اطمینان اور سکون کے ساتھ بزرگان قادیان سے مل سکتے مقامات مقدسہ کی زیارت کر سکتے اور ان میں اپنی خواہش اور تڑپ کے مطابق دعائیں کر سکتے۔ بہرحال حالات کی مجبوری کی وجہ سے اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

گاڑی نے آٹھ بجے شب قادیان سے روانہ ہو جانا تھا۔ اس سے قبل زائرین نے سٹیشن پر پہنچکر اپنا سامان حاصل کرنا تھا اور پھر گاڑی پر سوار ہونا تھا وقت بہت کم تھا۔ لیکن اس کے باوجود دار المسیح قادیان میں دعائیں اور عبادتیں کرنے کی تڑپ اور تمنا مجبور کر رہی تھی۔ کہ زیادہ سے زیادہ وقت وہاں گزارا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ عین آخری وقت میں بھی متعدد زائرین بیت الدعا اور مسجد مبارک میں نوافل پڑھنے اور دعائیں کرنے میں مصروف رہے۔ جسم وہاں سے رخصت ہونے والے تھے۔ لیکن روحیں دیار حبیب میں اپنے مولا کے حضور گڑگڑانے اور تڑپنے رونے اور گڑگڑانے کے لئے بے قرار تھیں یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا قادیان کی مقدس وادی میں گزرنے والے لمحات پلک جھپکنے میں ختم ہو گئے ہیں۔

گاڑی کی روانگی

بہرکیف آٹھ بجے شب تک تمام زائرین ان بوگیوں میں سوار ہو چکے تھے جو قافلہ کے لئے مخصوص تھیں اور جو پہلے سے ہی وہاں کھڑی تھیں۔ درویشان کرام ہندوستانی مہمان اور متعدد غیر مسلم اصحاب قافلہ کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر جمع تھے روانگی سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی اور دعا کے بعد اللہ اکبر اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعروں کے درمیان گاڑی روانہ ہو گئی۔ جبکہ ہر طرف سے السلام علیکم اور وعلیکم کی محبت و خلوص سے بھرپور آوازیں آ رہی تھیں۔ انہی آوازوں کے درمیان گاڑی دیار حبیب سے دور اور دور تر ہوتی چلی گئی۔ جب تک گاڑی میں سے منارۃ المسیح کی دلکش روشنی نظر آتی رہی۔ آنکھیں اسے دیکھتی رہیں اور پُرنم ہوتی رہیں۔ اور قلوب دعاؤں میں مصروف رہے۔ کہ الٰہی ہم پر رحم فرما اور جلد وہ دن لا جبکہ ہم اس مقدس بستی کی برکات سے پھر پہلے کی طرح مستفیض ہوں۔ چند لمحات کے بعد منارۃ المسیح کی یہ روشنی بھی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔ قادیان میں گزرے ہوئے ایام۔ دیار حبیب کے گلی کوچے اور وہاں کے رہنے والے خوش قسمت درویش ایک ایک کر کے یاد آنے لگے۔ اور زبانوں پر بے اختیار یہ شعر آ گیا کہ

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

امرت سر

دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی بٹالہ۔ جنتی پورہ کتھو ننگل اور ویرکا سے گزرتی ہوئی اور تھوڑی تھوڑی دیر وہاں ٹھہرتی ہوئی امرتسر کے سٹیشن پر آ کھڑی ہوئی۔ قافلہ نے رات یہیں گزارنی تھی۔ محکمہ ریلوے کی ہمدردی اور تعاون کی وجہ سے انہیں بوگیوں میں رات گزارنے کی اجازت مل گئی۔ جن میں قافلہ قادیان سے امرتسر پہنچا تھا۔ بلکہ اس کے علاوہ بعض اور بوگیوں میں بھی سونے کی اجازت حاصل کر لی گئی۔ جس کی وجہ سے بڑے اطمینان اور آرام کے ساتھ اہل قافلہ کو رات گزارنے کا موقعہ میسر آ گیا۔

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کھانا

اگلے روز (۱۹ دسمبر) کی صبح کو اہل قافلہ نے نماز فجر باجماعت ادا کی۔ اور پھر سفر کے اگلے مراحل کی تیاریاں شروع کر دیں۔ بعض درویش احباب قافلہ کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کے لئے قادیان سے ہی قافلہ کے ساتھ تشریف لئے ہوئے تھے۔ انہوں نے صبح قادیان کے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں تیار کردہ نہایت عمدہ کھانا زائرین کی خدمت میں پیش کیا جسے بصد ذوق و شوق کھایا گیا۔ زائرین کی خواہش تھی کہ انہیں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روٹیاں بطور تبرک بھی دی جائیں جنہیں وہ اپنے ساتھ لے جا سکیں۔ اور اپنے عزیزوں میں

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء کو منعقد ہوگی

تجاویز ۱۵ فروری تک بھجوا دیں

امسال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ہوگا انشاء اللہ

اگر کسی دوست یا جماعت نے کوئی تجویز پیش کرنی ہو۔ تو ۱۵ فروری ۱۹۶۱ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تا ضروری کارروائی ہو سکے۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

باؤنڈ سکیں چنانچہ اس خواہش کے پیش نظر قریباً تمام ممبران قافلہ کو روٹیاں دی گئیں جو ان کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ تھیں۔

ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ممبران قافلہ اپنا تمام سامان بوگیوں سے اتار کر اس پلیٹ فارم پر لے گئے۔ جہاں پر پولیس نے پاسپورٹوں کا اندراج کرنا تھا اور بعد ازاں محکمہ کسٹم کی طرف سے چیکنگ ہونا تھی۔ ضوابط کی ان کارروائیوں میں خاصہ وقت صرف ہوتا ہے اور خاصی دقت کا احتمال ہوتا ہے لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے آرام۔ اطمینان اور سہولت کے ساتھ کم سے کم وقت میں طے پا گئے۔ اس لئے جہاں انڈین ریلوے پولیس اور کسٹم کے محکموں کے ہم شکر گذار ہیں وہاں درویشان کرام کی کوششوں کے بھی ہم ممنون ہیں۔ اس سہولت اور آرام میں قافلہ کے عہدیداران یعنی امیر قافلہ محترم حافظ عبد السلام صاحب۔ نائب امیر سردار بشیر احمد صاحب اور سیکرٹری چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور دیگر کارکنان (سائقین و نائب سائقین) کی مساعی اور حسن انتظام کا بھی کافی حصہ تھا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ضوابط کی جملہ کارروائیوں کی تکمیل کے بعد اہل قافلہ لاہور جانے والی گاڑی میں سوار ہو گئے۔ اس گاڑی میں بھی قافلہ کے لئے بوگیاں مخصوص تھیں۔ پونے گیارہ بجے گاڑی امرتسر سے روانہ ہوئی۔ ایک درجن کے قریب درویش حضرات قافلہ کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ جن میں مکرم فضل الٰہی خانصاحب۔ مولوی مبارک علی صاحب اور چوہدری عبد القدیر صاحب بھی شامل تھے گاڑی درمیانی سٹیشنوں کو چھوڑتی ہوئی جلد ہی اٹاری کے اسٹیشن پر پہنچ گئی۔ جو ہندوستان کی حدود میں آخری سٹیشن ہے۔ یہاں سے چل کر وہ پاکستان کی سر زمین میں داخل ہوئی۔ جہاں سے انڈین پولیس کی بجائے پاکستانی پولیس کا حفاظتی دستہ گاڑی میں سوار ہو گیا۔ اور گاڑی واہگہ جلو اور مغلپورہ وغیرہ سے گذرتی ہوئی لاہور پہنچ گئی۔

لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر پاکستان کے محکمہ کسٹم اور پولیس نے بھی اہل قافلہ کی سہولت کے پیش نظر ہر ممکن تعاون کا ثبوت دیا۔ جس کی وجہ سے بڑی سہولت اور آرام کے ساتھ ضوابط کی جملہ کارروائیاں تکمیل تک پہنچ گئیں۔

دفتر خدمت درویشاں کے کارکنان کے علاوہ ربوہ اور لاہور کے متعدد احباب اور خدام الاحمدیہ لاہور کے نمائندے اسٹیشن پر موجود تھے۔ ایک بجے کے قریب محترم حافظ عبد السلام صاحب امیر قافلہ نے اجتماعی دعا کے بعد ممبران قافلہ کو جانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس طرح قافلہ قادیان کا یہ مقدس سفر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء بروز جمعہ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب دار الرحمت غربی ربوہ نے اپنے فرزند محمد مختار احمد کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ کے بہت سے مقامی احباب شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

محمد مختار احمد صاحب کا نکاح ارشاد انوری صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد القادر صاحب سکنہ گوکھووال ضلع لائلپور کے ہمراہ ۱۹ جنوری ۱۹۶۱ء کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے گوکھووال میں ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

میرے بھائی عزیزم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی سپرنٹنڈنٹ ملٹری اکاؤنٹس راولپنڈی چند یوم سے بجارحہ انفلوئنزا ربوہ میں بیمار تھے کہ اچانک ان پر دردِ گردہ کا حملہ ہوا اور پھر سینہ میں درد بھی شروع ہو گیا اور بیماری نے تشویشناک صورت اختیار کر لی۔ ہم بہت فکر مند ہیں کیونکہ والد صاحب مرحوم کی وفات کا صدمہ ابھی ہمارے دلوں پر تازہ ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے عزیز بھائی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور ہماری تمام پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

خاکسار بشیر احمد سیالکوٹی۔ حبیب کلاتھ ہاؤس۔ ربوہ

ایڈیٹر صاحب "اقدام" لاہور کے نام

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا ایک مکتوب

ہفت روزہ اقدام لاہور کی اشاعت مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۶۰ء میں سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر ریاست دہلی کا ایک مضمون "احمدیوں کی خویش نوازیاں" کے زیر عنوان شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کے بیان کردہ دو واقعات میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا بھی ذکر آتا تھا۔ ان واقعات کے سلسلے میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ اقدام کے نام جو مکتوب تحریر فرمایا ہے اور جو اقدام مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا ہے وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیت الظفر۔ ربوہ

۲۹ دسمبر ۱۹۶۰ء

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "اقدام"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"اقدام" کی اشاعت نومبر ۱۹۶۰ء میں ایک مضمون سردار دیوان سنگھ مفتون صاحب کا زیر عنوان "احمدیوں کی خویش نوازیاں" شائع ہوا ہے جو مجھے ہیگ سے پاکستان پہنچنے کے بعد میرے ایک دوست نے دکھایا ہے۔ سردار صاحب نے یہ مضمون بے شک دوستانہ رنگ میں لکھا ہوگا اور آپ نے بھی اسے دوستانہ نوازش کے طور پر ہی شائع کیا ہوگا۔ لیکن جو دو واقعات سردار صاحب نے میرے متعلق بیان کئے ہیں۔ ان کی نسبت یا تو سردار صاحب [illegible] کو غلط فہمی ہوئی ہے یا اُن کے حافظہ نے ان کی صحیح راہنمائی نہیں کی۔

پہلے واقعہ کو وہ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"راقم الحروف کو ذاتی طور پر علم ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں نے ہندوستان کے جج فیڈرل کورٹ ہوتے ہوئے بھی چیف کمشنر دہلی کے پاس خود جا کر احمدی چپڑاسی کی سفارش کی!"

اوّل تو سردار صاحب کو اس واقعہ کا "ذاتی طور پر علم" اسی طرح ہو سکتا تھا اگر وہ میری چیف کمشنر صاحب کے ساتھ مفروضہ ملاقات کے دوران میں خود موجود ہوتے اور جو بات میں نے بقول ان کے چیف کمشنر صاحب سے کی اُسے اپنے کانوں سے سنتے لیکن یہ محض ایک لفظی اختلاف ہے۔ اگر واقعہ صحیح ہو تو خواہ سردار صاحب کو اس کا ذاتی علم ہو یا انہوں نے کسی دوسرے سے سنا ہو اس سے واقعہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا کوئی واقعہ کبھی نہیں ہوا۔ مجھے کسی حاجتمند کی جائز مدد سے جو میرے اختیار میں ہو بفضل اللہ کبھی دریغ نہیں ہوا۔ خواہ وہ حاجتمند احمدی ہو یا غیر احمدی۔ ہندو ہو یا سکھ۔ عیسائی یورپین یا امریکن۔ افریقن ہو یا ایشیائی۔ چپڑاسی ہو۔ افسر ہو یا کوئی عام مسکین لیکن میرے پاس چیف کمشنر دہلی کا کوئی چپڑاسی کبھی اپنی حاجت لے کر نہیں آیا نہ مجھے علم ہے کہ چیف کمشنر صاحب کے چپڑاسیوں میں سے کسی وقت کوئی احمدی بھی تھا۔ میں چیف کمشنر صاحب دہلی کی خدمت میں عمر بھر میں صرف دو دفعہ حاضر ہوا ہوں۔ ایک دفعہ مارچ ۱۹۳۱ء میں اور دوسری دفعہ اپریل ۱۹۳۱ء میں۔ اس وقت میں کسی سرکاری عہدہ پر نہ تھا۔ اور میں کسی سفارش کے لئے ان کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد جب کبھی بھی چیف کمشنر صاحب کے ساتھ ملاقات کا موقعہ ہوا تو کسی سرکاری یا نیم سرکاری تقریب کے سلسلہ میں ہوا۔ اور کبھی کسی ذاتی معاملہ کے متعلق ان کے ساتھ گفتگو کرنے کی نہ ضرورت پیش آئی نہ کبھی ایسا اتفاق ہوا۔

دوسرا واقعہ سردار صاحب نے یوں بیان فرمایا ہے۔

"جس زمانہ میں شیخ اعجاز احمد صاحب دہلی میں سب جج تھے تو چوہدری ظفر اللہ خان ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت فیڈرل کورٹ کے جج تھے اور اکثر ایسا ہوتا کہ چوہدری ظفر اللہ شیخ اعجاز احمد سے ملنے کے لئے ان کی عدالت میں ہی چلے آتے اور دو دو گھنٹے تک عدالت کے ساتھ والے کمرے میں بیٹھے باتیں کرتے رہتے۔"

میں اکتوبر ۱۹۴۱ء سے لے کر شروع جون ۱۹۴۷ء تک فیڈرل کورٹ کا جج رہا۔ اس تمام عرصہ میں شیخ اعجاز احمد صاحب ایک دن بھی دہلی میں بطور سب جج متعین نہیں رہے۔ شیخ صاحب دہلی میں سب جج ضرور تھے۔ لیکن اپریل ۱۹۴۱ء میں تبدیل ہو کر امرتسر تشریف لے گئے اور اس کے بعد کبھی دہلی میں بطور سب جج ان کا تقرر نہیں ہوا۔ جس عرصہ میں شیخ صاحب اور میں دونوں دہلی میں موجود ہوتے تھے ہماری ملاقات بہت دفعہ ہوتی تھی۔ لیکن یا میں ان کے مکان پر حاضر ہو جاتا تھا۔ یا وہ میرے مکان پر تشریف لے آتے تھے۔

میں امید کرتا ہوں کہ واقعات کی صحت کی خاطر آپ میرے اس عریضہ کو "اقدام" میں شائع فرما کر مجھے ممنون فرمائیں گے۔ والسلام

خاکسار ظفر اللہ خان

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضؓ کی وفات اور

تدفین کے کچھ مزید حالات

(از مکرم مہتہ عبدالرزاق صاحب ابن حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب رضؓ)

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کی وفات اور تابوت کو قادیان لے جانے کے کسی قدر تفصیلی حالات الفضل مورخہ ۱۴ر جنوری میں شائع ہو چکے ہیں اب حضرت بھائی جیؓ کے صاحبزادہ مکرم عبدالرزاق صاحب مہتہ نے بھی اس سلسلے میں کچھ حالات ارسال فرمائے ہیں۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ حالات کا جو حصہ پہلے شائع ہو چکا ہے۔ اسے اس مضمون میں سے حذف کر دیا گیا ہے۔ تاکہ تکرار کی صورت پیدا نہ ہو۔

شکریہ احباب

ہمارے اباجی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر جماعت کے کثیر احباب نے افسوس اور ہمدردی کے خطوط لکھے جو ہمارے لئے باعث تسکین بنے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ ان سب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا فی الحال ممکن نہیں۔ میں اخبار الفضل کے ذریعہ ہی ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہمارے اباجی کی وفات پر افسوس و ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

میری اہلیہ چونکہ قادیان سے ہی حضرت اباجیؓ کی ہمسفر تھیں۔ لہٰذا انہوں نے جو حالات لکھوائے۔ پہلے وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

سفر اور وفات کے حالات

۳ جنوری ۱۹۶۱ء کو جلسہ سالانہ ربوہ سے فارغ ہو کر حضرت اباجی، مکرمہ والدہ صاحبہ اور میں اپنے دو بچوں کے ہمراہ کراچی کے لئے براستہ لاہور روانہ ہونے کی تیاری کر رہے تھے کہ حضرت اباجی نہایت ہی رقت آمیز لہجے میں یہ شعر پڑھنے لگے

اے ربوہ کی بستی تجھ پہ سلام ہووے
تجھ پہ خدا کی رحمت ہر دم مدام ہووے

یہ شعر آپ نے سینکڑوں دفعہ پڑھا۔ بستر بندھ چکا تھا۔ اس پر بیٹھے ہوئے مجھے بلایا اور فرمایا بچی! میں روانگی سے قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے نہیں ملا۔ مجھے تم نے کراچی سے واپس ربوہ پہنچانے کا انتظام کرنا ہوگا۔ دو تین دفعہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا۔ دس بجے کے قریب خود ہی پیدل چل کر اڈہ طارق بس میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھ گئے۔ اور ادھر آتے جاتے سے سلام علیکم کے ساتھ گلے ملتے اور مندرجہ بالا شعر پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ بس گیارہ بجے کے قریب ربوہ سے روانہ ہوئی۔ اس وقت بھی نہایت ہی رقت اور درد سے ارشاد سے مندرجہ بالا شعر بآواز بلند پڑھتے چلے گئے۔ ہم ۴ بجے شام لاہور پہنچ کر قریشی محمود احمد صاحب ہم میکلوڈ روڈ لاہور کے ہاں پہنچے جہاں ہمیشہ ہی حضرت اباجی آتے اور جاتے ہوئے قیام فرمایا کرتے تھے۔ خود ہی پیدل مکان میں تشریف لے گئے۔ چائے اور کھانے سے فراغت کے بعد رات کو بارہ بجے یکدم تکلیف شروع ہوئی۔ سینہ میں آگ لگ گئی تمام گرم کپڑے اتار دئے اور فرمایا دروازہ کھول دو۔ تاکہ باہر صحن میں چلا جاؤں۔ محترم قریشی صاحب نے ہر ممکن علاج شروع کیا جس سے قدرے سکون ہوا۔ ۴ر جنوری ۲ بجے دوپہر پھر سینہ اور سینہ میں شدید تکلیف ہوئی۔ جس سے بے چین ہو کر اٹھتے بیٹھتے بیٹھتے مگر کسی کروٹ چین نہ پڑتا۔ اسی حالت میں چارپائی پر بیٹھے ہوئے نماز ظہر و عصر ادا کی۔ تکلیف کے دوران یہ شعر پڑھتے تھے

اب کچھ نہیں ہے باقی دے شربت طلاقی
پلا ساقی پلا ساقی ...

مغرب کے بعد تکلیف کافی کم ہو گئی۔ ½۹ بجے رات میں نے عرض کیا۔ اباجی میں کراچی فون کرنے جا رہی ہوں۔ چنانچہ میں گئی۔ رات گیارہ بجے لائن ملی۔ میں نے حضرت اباجی کی شدید بیماری کی اطلاع دے دی۔

۵ر جنوری صبح کو حضرت اباجی نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کہ رات کراچی عبدالرزاق کو فون کیا تھا؟ عرض کیا جی ہاں۔ پوچھا کیا کہا تھا۔ عرض کیا میں نے کہا تھا کہ اباجی کی طبیعت خراب ہے فرمایا کہ یہ کہنا تھا کہ حالت اچھی نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا کہ اگر حضرت اباجی کی طبیعت اچھی نہ ہوئی تو پھر فون کر دوں گی۔ لاہور پہنچ جاویں۔ جس پر فرمایا کہ نہیں آج ہم خود کراچی جا رہے ہیں چنانچہ اپنے سامنے بستر بندھوایا۔ اپنی پگڑی اور سوٹی لے کر باہر صحن میں خود ہی مبارک دھوپ میں لیٹ گئے۔ شام چھ بجے کے قریب لاہور اسٹیشن سے بوجہ کمزوری کرسی پر بٹھا کر گاڑی میں سوار کرایا گیا۔ اس موقعہ پر آپ نے قرآن شریف کی ایک آیت پڑھ کر فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ ہمارا سفر آسان اور کم کر دے۔ بوجہ کمزوری تیز گام کی سیٹیں منسوخ کرا کے کراچی ایکسپریس میں سیکنڈ کلاس کی سیٹیں لی گئیں۔ گو عزیز عبدالہادی لاہور سے ایک دن قبل روانہ ہونے والا تھا۔ مگر میں نے حضرت اباجی کی علالت کے مدنظر اسے روکا کہ بہتر ہے کہ کل ہمارے ساتھ ہی چلو۔ چنانچہ اس طرح سے وہ بھی ہمارے ساتھ لاہور سے روانہ ہوا۔ گاڑی کے لاہور اسٹیشن سے روانہ ہونے سے قبل میں پھر اباجی کے کمپارٹمنٹ میں گئی اور معلوم کیا کہ اباجی کو جگہ ٹھیک مل گئی ہے فرمایا بہت اچھی جگہ ہے جزاک اللہ اور دعائیں دیں۔ سر پر ہاتھ پھیرا۔ رات پونے بارہ بجے کے قریب عزیز عبدالہادی نے آکر بتایا کہ اباجی کی طبیعت بہت خراب ہے۔ عزیز کی اطلاع کے دوران حضرت اباجی خود اٹھے پیشاب کیا طہارت فرمائی۔ اپنی سیٹ پر بیٹھے۔ اور ہماری والدہ صاحبہ سے پانی مانگا پانی لوٹے میں سے پیا۔ اور فرمایا آپ نے بہت خدمت کی ہے۔ جزاک اللہ اور خاموش ہو گئے اتنے میں عزیز عبدالہادی بھی آگیا۔ دوائی پلانے کی کوشش ناکام ہو گئی دو تین لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے اور ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خانیوال کے مقامی احمدیوں نے ہماری ہر طرح سے مدد فرمائی نو بجے صبح جنازہ کو ٹرک میں رکھا اور پُر نم آنکھوں سے ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ربوہ ہم ساڑھے تین بجے کے قریب پہنچے سڑک پر خانزادہ نیک محمد خان صاحب منتظر کھڑے تھے۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو جنازہ کے پہنچنے کی اطلاع عرض کی۔ اطلاع پاتے ہی حضرت میاں صاحب تشریف لائے۔ جنازہ کو خود ٹرک سے اتروایا۔ بیت الضیافت کے اس کمرہ میں رکھوایا۔ جہاں حضرت اباجی رضؓ عموماً ربوہ آتے جاتے قیام فرمایا کرتے تھے۔ جنازہ رکھوانے کے بعد ہماری اماں جی سے فرمایا۔ میں آپ کو ایک خوشخبری سناؤں؟ فرمایا بھائی جی کا جنازہ قادیان جا رہا ہے۔ آپ کے لڑکوں نے انتظام کر لیا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اس خوشی میں اماں جی محترمہ اپنے اللہ کے حضور سجدہ شکر میں گر گئیں۔ حضرت اباجی کے جنازہ کے ربوہ پہنچنے کی خبر آناً فاناً ربوہ میں پھیل گئی۔ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور تمام بیگمات صاحبزادیاں اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام احباب و بزرگوں نے تشریف لا کر اس طرح ہمارے زخمی دلوں کے ساتھ ہمدردی فرمائی کہ ہمیں اپنا رنج و غم بھول کر ایکدم صبر سکون میسر ہو گیا۔ احباب کے ساتھ ساتھ مستورات بھی شریک غم ہوئیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت اباجی کے جنازہ کو غسل دینے کے لئے برادرم سید مبارک احمد شاہ صاحب ابن حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مرحوم رضؓ نے نہایت ہی محبت و خلوص کے ساتھ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ بعد غسل تابوت دارالضیافت ربوہ کے دوسرے کمرہ میں رکھا گیا۔

خاکسار عبدالرزاق مہتہ ۷ر جنوری کو صبح ۷ بجے ربوہ پہنچا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضری کی درخواست کی۔ باریابی بخشی گئی۔ نہایت ہی شفقت ہمدردی افسوس اور محبت بھرے الفاظ میں نوازتے ہوئے تمام حالات وغیرہ دریافت فرمائے اور فرمایا کہ حضرت بھائی صاحب کیسے خوش قسمت ہیں کہ زندگی میں بھی ربوہ جلسہ سالانہ میں پہنچ کر دوستوں سے مل ملائے اور پھر اب وفات کے بعد بھی اہل ربوہ کو اپنے آخری دیدار کا موقع دیا آپ کے تین نماز جنازے پڑھے جاویں گے۔ ایک ربوہ دوسرے لاہور تیسرے قادیان۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اگلے روز نماز جنازہ کے بعد ½۹ بجے ہم تابوت لے کر روانہ ہوئے۔ لاہور میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد باڈر پر پہنچے۔ جہاں کے کسی قدر حالات پہلے شائع ہو چکے ہیں

قادیان میں

پونے ۹ بجے شب ہم قادیان پہنچے۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان احمدیہ چوک میں درویشان کے ہمراہ منتظر کھڑے تھے۔ باقی درویشان کو جنازہ کے پہنچنے کی اطلاع ایک گھنٹی کے ذریعہ کی گئی جسے سنتے ہی تمام درویش جمع ہو گئے۔ رات کافی ہو جانے کی وجہ سے جنازہ کو بیت المال کے برآمدہ میں مسجد مبارک کے سامنے قبلہ رخ رکھا گیا۔ اور پہرہ متعین کر دیا گیا۔ نماز فجر کی ادائیگی اور درس سے فارغ ہوتے ہی دوستوں کے علاوہ مستورات بھی جمع ہونی شروع ہو گئیں۔ محترم امیر صاحب نے تابوت کو مہمان خانہ خاص کے صحن میں رکھوانے کا حکم دیا۔ تاکہ مستورات اطمینان سے اپنے بزرگ درویش بھائی کی زیارت کر سکیں۔ پھر درویشوں نے آخری دیدار کیا۔ اس کے بعد ایک الفی جسے حضرت اباجی نے امانتاً دفتر مقبرہ بہشتی میں بہت پہلے سے رکھوا رکھا ہوا تھا انہیں پہنائی گئی۔ راستہ میں درویشان کے اخلاص اور محبت کا وہ سماں نظر آیا۔ کہ بے ساختہ آنکھیں اپنے مولیٰ کی طرف اٹھ گئیں وہ تمام راستہ جہاں سے کہ جنازہ کو پہنچانا تھا۔ خوب صاف ستھرا کیا ہوا تھا۔ غیر ہموار جگہ کو بھی ہموار کیا ہوا تھا جنازہ گاہ کا بھی رخ جو حضرت اباجیؓ کی ہی نشاندہی سے جنازہ گاہ کے نام سے موسوم ہوا۔ اور جہاں کہ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسد اطہر کو رکھا گیا تھا) نہ صرف صاف ستھرا کیا گیا تھا۔ بلکہ احتیاطاً بجلی کی تاروں سے ۳ اور بڑے بڑے بلبوں سے بھی آراستہ کیا ہوا تھا۔ نماز جنازہ مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے پڑھائی۔ مقبرہ بہشتی کی طرف لے جاتے ہوئے تابوت دستہ میں اس شہ نشین میں بھی تھوڑے وقت کے لئے رکھوایا گیا جہاں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ اس کے بعد جنازہ مقبرہ بہشتی کی طرف لے جایا گیا اور مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مغربی دروازے کے عین سامنے جو صحابہ کا خاص قطعہ ہے اس کی دوسری قطار میں بھی دعا کے ساتھ آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ یہ جگہ حضرت اباجیؓ کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کافی مدت سے ان کے لئے مخصوص فرمائی تھی۔

چندہ تحریک جدید $\frac{۲۷}{۱۷}$ کی سو فیصدی ادائیگی کرنیوالے مجاہدین

السابقون الاولون کی ساتویں قسط

اشاعت اسلام کے اخراجات کو اپنے ذاتی اخراجات پر مقدم رکھنے کی وجہ سے یہ مجاہدین خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ لہذا قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

نمبر	نام	روپے / آنے
۱۲۶	مکرم چوہدری احمد خانصاحب۔ چک $\frac{۴۳}{ج}$۔ ضلع سرگودھا	۹ - ۷
۱۲۷	” کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ و بچگان و والد صاحب منٹگمری	۱۳۲۸/۰
۱۲۸	مکرم محمد شفیع صاحب چک $\frac{۳۳}{ج}$۔ ضلع سرگودھا	۲۰/-
۱۲۹	” محمد عبد اللہ صاحب ادرحمہ ” ”	۵/-
۱۳۰	” ماسٹر محمد حیات صاحب ” ” ”	۵/-
۱۳۱	” محمد ابراہیم رشید چک $\frac{۲۳۲}{ج ب}$ ضلع لائلپور	۱۱/ ۵
۱۳۲	مکرمہ اہلیہ و والدہ صاحبہ ” ” ”	۵/ ۹
۱۳۳	مکرم محمد حسین صاحب چک $\frac{۲۶}{ج ب}$ ”	۱۰/۳
۱۳۴	” مولوی محمد عثمان صاحب پنشنر بدرس ڈیرہ غازیخاں	۶/۱۰
۱۳۵	” ملک عزیز احمد صاحب۔ منٹگمری	۶/-
۱۳۶	” عبد المجید خانصاحب بھٹی گوجرخان۔ ضلع راولپنڈی	۶/۱۰
۱۳۷	” چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ ۔ سرگودھا	۱۵/-
۱۳۸	” قریشی محمود الحسن صاحب ” ”	۱۵۰/-
۱۳۹	” عبد السلام خانصاحب ” ”	۱۳/-
۱۴۰	” رحمت علی صاحب ” ”	۵/۸/-
۱۴۱	” قریشی رشید احمد صاحب ” ”	۵۱/-
۱۴۲	مکرمہ صالحہ خاتون صاحبہ ” ”	۲۵/۳/-
۱۴۳	” صفیہ خاتون صاحبہ ” ”	۱۰/-
۱۴۴	” امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد دین صاحب	۷/۸/-
۱۴۵	مکرم محمد اسحٰق صاحب سرگودھا	۵/۸
۱۴۶	” میاں محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی ”	۱۰/۴/-
۱۴۷	” چوہدری فتح علی صاحب ”	۶/-
۱۴۸	” چوہدری محمود احمد صاحب	۱۰/-
۱۴۹	” غلام محمد صاحب چک $\frac{۲۹۵}{گ ب}$ ضلع لائلپور	۷/-
۱۵۰	” ملک ایاز سلطان صاحب مع اہلیہ محترمہ خوشاب ضلع سرگودھا	۳۴/۲ ، ۲۱/۴

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

پتہ کی ضرورت! میر غلام رسول خانصاحب وصیت $\frac{۶۵۶۷}{}$ ولد مولوی میرولی خانصاحب قوم اعظم آل ساکن میراں والی گلی ضلع ہزارہ کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اس لئے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اس سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ یا اگر موصی خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ چند روز سے بیمار ہیں اور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (امۃ السلام محمود بنت ملک محمد شفیع صاحب مرحوم۔ ربوہ)

(۲) رسول بی بی بنت صابر خانصاحب مرحوم مدت سے بیمار چلی آرہی ہیں اور اب بہت کمزور ہو چکی ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (محمد امین سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

(۳) مکرمی ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب نصرت جنہوں نے مجلس مقامی کی فری ڈسپنسری کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہوئی ہیں بیمار ہیں۔ احباب کرام سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز خاکسار بھی کچھ دنوں سے بیمار ہے خاکسار بھی دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (ریاض احمد راولپنڈی)

(۴) میرے لڑکے فاروق احمد کا $\frac{۱}{۶۱}$-۳۰ کو امتحان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (صوفی محمد حسین غلہ منڈی وزیر آباد)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی کا بحد سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائیگی ہر سال جمع شدہ رقم کا $\frac{۱}{۵}$ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی $\frac{۴}{۵}$ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال $\frac{۱}{۵}$ حصہ واپس لے گا۔ ساتویں سال $\frac{۲}{۵}$ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اوّل زمیندار۔ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ پنج سالہ سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳-۱-۶۰ کو میرے بھائی فرزند علی صاحب ولد عمر الدین صاحب سکنہ چک $\frac{۸۴}{A}$ ضلع بہاولپور کا نکاح مسماۃ بشریٰ نور صاحبہ بنت مستری غلام نبی صاحب مرحوم سکنہ لائل پور کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ دو ہزار روپے سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ احمدیہ لائلپور نے پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار ولاور حسین مغل سکنہ $\frac{۸۴}{A}$ ضلع بہاولپور)

اعلان قضاء

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب و چوہدری غلام حسن صاحب و چوہدری غلام علی و چوہدری روشن دین صاحب لبراں چوہدری عطا محمد صاحب لبرا ولد چوہدری ابراہیم صاحب مرحوم نمبردار سابق ساکن لبرا ضلع گورداسپور حال تلونڈی بہنڈراں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب مورخہ $\frac{۲}{۶۰}$-۲ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے امانت تحریک جدید کھاتہ $\frac{۳۷}{۲۸۴}$ میں مبلغ ۵۵۰/- روپے موجود ہیں۔ یہ رقم ہمارے بھائی چوہدری غلام احمد لبرا ساکن تلونڈی بہنڈراں مذکور کو دے دی جائے۔ ہم پانچ بھائیوں کے سوائے مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے۔ اس درخواست پر مکرم چوہدری غلام محمد صاحب امیر جماعت حلقہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کی تصدیق درج ہے۔ اگر وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں بعد میں کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء)

دیسی مصنوعات کی پیداوار بڑھا کر اشیائے صرف کے نرخ گھٹانے میں حکومت سے تعاون کریں!

لاہور میں صنعتکاروں اور تاجروں سے وزیر تجارت کا خطاب

لاہور ۲۴ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے آج صوبائی دارالحکومت کے صنعتکاروں اور بڑے تاجروں کو بتایا کہ حکومت پاکستان کی تجارتی پالیسی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملک میں آزاد معیشت کے اصول کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے تاکہ پرائیویٹ سرمایہ دار ملک کی اقتصادی ترقی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں۔

آپ نے کہا کہ موجودہ حکومت پاکستان مختلف ضروری اشیائے صرف کے نرخوں پر کنٹرول کرنے کی کارروائی سے خوش نہیں بلکہ اس حکومت کی خواہش ہے کہ حتی الامکان کسی چیز کے نرخوں پر پابندی عائد کی جائے اور اس طرح صنعتکاروں اور تاجروں کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنی مصنوعات کو مارکیٹ میں مقابلہ کے جذبہ کے تحت مناسب نرخوں پر فروخت کریں۔ آپ نے کہا کہ حکومت کی رائے میں ملک کی صنعتی و اقتصادی ترقی کا خواب صرف مذکورہ صورت میں ہی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔ اور ہمارے کارخانہ داروں، تاجروں اور کاریگروں کا معیار کارکردگی بھی صرف اسی صورت میں بلند ہوگا۔

وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کل ممبر لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے ضروریات زندگی کی قیمتوں کے اسلوب تعین کے بارے میں حکومت کی پالیسی کی مذکورہ الفاظ میں وضاحت کی۔ آپ نے کہا کہ حکومت کی یہ پالیسی صرف اس صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے کہ ہم سب اپنے موجودہ خود غرضانہ رویہ میں معتمد تبدیلی کریں۔ آپ نے کہا کہ کارخانہ داروں کو اس سلسلہ میں حکومت سے زیادہ سے زیادہ تعاون کرنا چاہیئے۔ اور اس کی صورت صرف یہ ہے کہ مختلف ضروریات زندگی کی قلت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے رجحان کو ختم کیا جائے اور آئندہ دیسی مصنوعات کی پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر کے مارکیٹ میں نرخوں کے صحت مند مقابلہ کی فضا پیدا کی جائے۔

وزیر تجارت کو لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ارکان کے اجتماع میں ضروریات زندگی کی قیمتوں کے اسلوب تعین کے بارے میں حکومت کی پالیسی کی اس وضاحت کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ چیمبر کے پریذیڈنٹ میاں ظہور احمد نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں مطالبہ کیا تھا کہ ملک کی زرعی اور صنعتی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے قیمتوں کے اسلوب تعین میں بنیادی تبدیلی کی جائے۔ میاں ظہور احمد نے اس سلسلہ میں یہ رائے ظاہر کی تھی کہ ملک میں گندم کے موجودہ نرخوں میں پانچ سے لیکر آٹھ روپے فی من تک اضافہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ صرف اسی صورت میں پیداوار بڑھ سکتی ہے۔ آپ نے کہا تھا کہ تاہم گندم کے نرخوں میں یہ اضافہ کرنے کے بعد ان لوگوں کے لئے اناج کے نرخوں میں تخفیف ہونی چاہیئے جن کی آمدنی ڈیڑھ سو روپے ماہوار سے کم ہے۔

وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے لاہور چیمبر آف کامرس کے صدر کی اس تجویز کو ناقابل اعتنا قرار دیا اور کہا کہ یہ تجویز کاغذ پر لکھی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ مگر کوئی حکومت کسی طرح اسے جامۂ عمل نہیں پہنا سکتی آپ نے کہا کہ ہم ضروریات زندگی کے نرخوں پر کوئی کنٹرول عائد کرنے کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں کہ گندم کی تجارت پر اس نوعیت کی عجیب و غریب پابندی عائد کریں کہ صرف ڈیڑھ سو روپے ماہوار سے کم آمدنی والے لوگوں کو سستا اناج دیں آپ نے کہا کہ پاکستان میں ضروریات زندگی کی قیمتوں کے اسلوب تعین میں تبدیلی کرنے کے لئے گندم کے نرخوں میں اضافہ ضروری نہیں بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے صنعتکار دیسی مصنوعات کی پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کریں تاکہ صارفین اشیائے صرف کی قلت سے پریشان ہو کر بلیک مارکیٹ کا شکار نہ ہوں۔

وزیر تجارت نے حکومت کی موجودہ درآمدی پالیسی سے متعلق صنعتکاروں کے بعض مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہمارے صنعتکار اور بڑے تاجر جو یہ چاہتے ہیں کہ حکومت انہیں درآمدی تجارت کے فروغ کے لئے زیادہ سہولتیں دے تو انہیں برآمدی تجارت بڑھانے کی از خود زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے آپ نے کہا کہ جب تک ہماری برآمدی تجارت کو خاطر خواہ فروغ نہیں ہوگا۔ اس وقت تک درآمدی تجارت پر عائد کردہ موجودہ پابندیوں کو ہٹانے یا انہیں مطلوبہ حد تک نرم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کہا کہ ہمارے بعض صنعتکاروں کا یہ خیال ہے کہ ہماری متعدد مصنوعات کی بین الاقوامی مارکیٹ میں کوئی مانگ نہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ ہماری بیشتر پاکستانی مصنوعات کا معیار اتنا برا نہیں اگر ہمارے صنعتکار کوشش کریں تو انہیں اپنی مصنوعات کے لئے بین الاقوامی مارکیٹ میں گاہک مل سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر ہمارے صنعتکاروں اور دوسرے لوگوں کو برآمدی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اپنی خواہشات پر کچھ جبر بھی کرنا پڑے تو اس سے گریز نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ملک کی اقتصادی ترقی کا خواب چھوٹی چھوٹی خواہشوں کی قربانیوں سے ہی شرمندہ تعبیر ہوتا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں مثال دیتے ہوئے کہا کہ جو لوگ چائے کی ایک پیالی نہ ملنے کی بنا پر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ زندگی کی بہت بڑی نعمت سے محروم ہو رہے ہیں انہیں اپنے اس رویہ پر نظر ثانی کرنی چاہیئے اور یہ سوچنا چاہیئے کہ اگر وہ اپنی چائے نوشی کی رفتار میں قدرے کمی کرنے سے برآمدی تجارت کی ترقی کا باعث بن سکتے ہیں تو ایسا کیوں نہ کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ ایسے لوگوں کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ ہم مختلف ممالک سے ترقیاتی مقاصد کے لئے جو قرضے لے رہے ہیں ہمیں مقررہ مدت میں ان کی ادائیگی کرنا ہے۔ اگر ہم برآمدی تجارت کو نظر انداز کر کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ نہیں کریں گے تو یہ قرضے کیسے ادا ہوں گے۔ اور آئندہ صنعتی ترقی کی رفتار کیسے تیز ہوگی۔

وزیر تجارت نے حکومت کی موجودہ درآمدی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہم چاہتے ہیں کہ صنعتکاروں کو اپنی مشینری کے لئے درآمدی لائسنس حاصل کرنے میں زیادہ مشکلات پیش نہ آئیں۔ آپ نے کہا کہ آٹومیٹک لائسنسنگ کی پالیسی کے بارے میں بعض حلقوں کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ محکمہ تجارت ان کو سراسر بے بنیاد نہیں سمجھتا۔ آپ نے کہا کہ میں تمام صنعتکاروں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ان کی جائز مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی اور یہ دیکھا جائے گا کہ محض چھوٹی سی ٹیکنیکل وجوہ کی بنا پر کوئی مستحق شخص درآمدی لائسنس سے محروم نہ رہے۔ آپ نے کہا کہ لاہور چیمبر آف کامرس کے صدر نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں جو یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہر اس درخواست دہندہ کو بلاتاخیر درآمدی لائسنس دینا چاہیئے جو قابل تنسیخ لیٹر آف کریڈٹ کھولے اور پھر متعلقہ حکام کے روبرو قابل اعتماد دستاویزات پیش کرے۔ میں اس تجویز کے بارے میں حکومت کے ردعمل کی وضاحت کرنے سے فی الحال قاصر ہوں۔ تاہم میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ آٹومیٹک لائسنسنگ کی سکیم کو کامیاب کرنے کے لئے صنعتکاروں کے راستہ میں بلاوجہ مشکلات حائل نہیں کی جائیں گی۔ اور ہر درخواست کا فیصلہ اس کے حسن و قبح کو پیش نظر رکھ کر کیا جائے گا۔

اشتمال اراضی پر ۲ دو روپے فی ایکڑ خرچ ہوں گے

سارا کام پانچ سال میں مکمل ہو جائے گا (پیر احسن الدین)

لائلپور ۲۴ر جنوری۔ زمینوں اور آبادکاری کے چیف کمشنر پیر احسن الدین نے کہا کہ اشتمال اراضی کی ابتدائی سکیم جو بیس سال میں سترہ کروڑ روپے کے خرچ سے مکمل کی جانی تھی۔ اس پر عملدرآمد کی رفتار تیز تر کر دی گئی ہے۔ اور یہ سکیم اب صرف پانچ برس کی مدت میں آٹھ نو کروڑ روپے کے خرچ سے مکمل کی جائے گی۔

چیف لینڈ کمشنر نے بتایا کہ اشتمال کے مصارف زمینوں کے مالک ادا کریں گے۔ ابتدائی تخمینہ کے مطابق اشتمال اراضی پر فی ایکڑ پانچ روپے خرچ آنے کی توقع تھی۔ لیکن اب اس کام پر تقریباً دو روپے فی ایکڑ خرچ ہوں گے

چیف لینڈ کمشنر سرگودھا ڈویژن میں اشتمال اراضی کے کام کا اندازہ لگانے کے لئے آئے ہوئے ہیں انہوں نے تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جھنگ برانچ کے تین دیہات ۳۳۶ ۳۳۷ اور ۳۳۸ کے کاشتکاروں سے خطاب کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ چیف لینڈ کمشنر کو بتایا گیا کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اشتمال اراضی کا کام جولائی کے تیسرے ہفتہ میں شروع کیا گیا تھا اور ۱۳۸ مواضع میں مکمل ہو گیا ہے۔ عوام نے اشتمال اراضی کے کام میں متعلقہ حکام سے پورا تعاون کیا۔ اشتمال کا کام ڈیرہ اسمٰعیل خاں، کوہاٹ اور ہزارہ کے اضلاع میں شروع کیا جا چکا ہے اور سابق بہاولپور اور سندھ میں زمینوں کے اشتمال کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔

صدر کی ہدایات کے مطابق اشتمال اراضی کے کام کو دوسرے کاموں پر ترجیح دی گئی۔ اور اب یہ منصوبہ آٹھ نو کروڑ روپے کے خرچ سے پانچ سال کے اندر مکمل ہو جائے گا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

اسلام آباد میں عمارتوں کی تعمیر پندرہ دن میں شروع کردی جائے گی!

راولپنڈی ۲۵ جنوری پاکستان کے مجوزہ دارالحکومت اسلام آباد کے علاقہ میں ایک لیبارٹری، ایک ورکشاپ اور ایک سٹور کی تعمیر کا کام آئندہ پندرہ دن کے اندر شروع ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں ٹھیکے دیئے جا چکے ہیں۔ تعمیرات کا یہ کام اسلام آباد کے لئے پہلے پانچسالہ منصوبے کے ماسٹر پروگرام پر عملدرآمد کی ابتداء ہوگا۔

اس پروگرام میں کئی اہم عمارتوں مثلاً ایوانِ صدر پارلیمنٹ اور سکرٹریٹ کی تعمیر شامل ہے۔ اس کے ساتھ ہی رہائش سے متعلق اور تجارتی علاقوں کو ترقی دی جائے گی۔ رہائشی علاقوں کے ایک حصے کے نقشے بھی تیار کر لئے گئے ہیں۔ عنقریب سڑکوں کی تعمیر، گندے پانی کے نکاس کے نظام اور بجلی اور پانی کی سپلائی کا کام بھی شروع کر دیا جائے گا۔ دارالحکومت کی ترقیاتی اتھارٹی اسلام آباد کے علاقے میں سفارت خانوں کی عمارتوں کے لئے ڈیزائن بھی تیار کر رہی ہے۔ اور یہ عنقریب مکمل ہو جائیں گے۔ تعمیراتی مقاصد کیلئے پانی اور بجلی کی عارضی سپلائی کے لئے سکیم کو بھی آخری شکل دی گئی ہے۔ اور تعمیر کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔

ایک کروڑ کے دیہی قرض فنڈ کا قیام

راولپنڈی ۲۵ جنوری۔ قرضے دینے والے کوآپریٹو اداروں کو درمیانی مدت کے قرضے دینے کے لئے سٹیٹ بنک میں ایک دیہی قرضہ فنڈ عنقریب قائم کیا جائے گا۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان اس فنڈ میں ابتدائی طور پر ایک کروڑ روپیہ دے گا۔ بعد ازاں حکومت کے مشورے سے بنک کے منافع کی خاص رقوم کا کچھ حصہ بھی اس فنڈ میں شامل کیا جاتا رہے گا۔

ولادت

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے $\frac{1}{41}$ ۲۴ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے خدا تعالیٰ نومولود کو صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

گولپاڑہ کا بجلی گھر رسمی طور پر پاکستان کے حوالے کر دیا گیا

کینیڈا اور پاکستان کے تعاون سے ایک اور بجلی گھر کا افتتاح

ڈھاکہ ۲۵ جنوری۔ کینیڈا کے وزیر اور مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے کل گولپاڑہ کے بجلی گھر کا رسمی افتتاح کیا۔ اس سلسلہ میں ایک رنگارنگ تقریب میں بجلی گھر پاکستان کے حوالے کیا گیا۔ یہ بجلی گھر کینیڈا اور پاکستان نے مشترکہ طور پر قائم کیا ہے اور اس سے سولہ ہزار چھ سو کلو واٹ بجلی پیدا ہوگی۔

مشرقی پاکستان کے اس بجلی گھر کیلئے حکومت کینیڈا نے بیس لاکھ ڈالر کی امداد مشینری اور دوسرے سامان کی صورت میں دی ہے پاکستان نے اس منصوبے پر ساڑھے پینتالیس لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔

مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کینیڈا کے عوام اور حکومت کی اس فیاضانہ امداد کا شکریہ ادا کیا جس سے یہ بجلی گھر قائم کیا گیا ہے جنرل اعظم خاں نے کہا یہ اس بات کا مکمل ثبوت ہے کہ کینیڈا کس قدر مشرقی پاکستان کی ترقی میں دلچسپی رکھتا ہے۔ کینیڈا اور پاکستان دونوں کو ایک دوسرے کا گہرا احساس ہے اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہم ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔"

۴۴ جنرل اعظم خان نے کہا مشرقی پاکستان کی ترقی کے منصوبوں کیلئے یہ بجلی بڑی اہمیت رکھتی ہے آپ نے امید ظاہر کی کہ کینیڈا کی حکومت مشرقی پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کیلئے امداد دیتی رہے گی۔

لیڈر (بقیہ صـ۲)

اس نے اپنے آپ کو گناہ کی گندگی سے لتھیڑ کر لیا ہے۔

یہ درست ہے کہ آج مسلمانوں میں شاید اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کا احساس بہت کم ہو گیا ہے اور بعض سانحات کے موقع پر جیسا کہ مشرقی پاکستان میں طوفان سے مصیبت آئی ہے روپیہ کی سخت ضرورت ہے لوگوں کو امداد کے لئے ابھارنے کے کچھ طریقے استعمال کرنے چاہئیں تو اس کیلئے جائز طریقے بھی موجود ہیں۔ ان کو چھوڑ کر غیر اسلامی طریقے استعمال کرنا نیکی برباد کرنے کے برابر ہے مثلاً ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر محلہ کے امام مسجد کے ذریعہ روپیہ جمع کیا جائے۔ یہ ناممکن ہے کہ مسلمان اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے آگے نہ آئیں۔ اس طرح روپیہ بھی جمع ہو سکتا ہے۔ اور مسلمان صحیح معنوں میں رضائے الٰہی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور بھی کئی جائز ذرائع ہیں جو سوچے جا سکتے ہیں +